مسلمان بچے
اور
فرنگی تعلیم گاہیں

دینِ اسلام کی روشنی
میں

تالیف:
محدثِ جلیل
شیخ حسن بن محمد المشاط

ترجمہ:
مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار
رئیس، جامعہ علوم اسلامیہ کراچی ۵
رئیس، مجلسِ دعوت وتحقیق اسلامی کراچی

ناشر: دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی ۵

مسلمان بچّے
اور
فرنگی تعلیم گاہیں

دینِ اسلام کی روشنی
میں

تالیف:
محدّثِ جلیل
شیخ حسن بن محمد المشاط

ترجمہ:
مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار
رئیس، جامعہ علوم اسلامیہ کراچی ۵
رئیس، مجلسِ دعوت و تحقیق اسلامی کراچی

ناشر: دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن۔ کراچی ۵

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم گاہیں
مؤلف .... شیخ حسن بن محمد المشاط رحمہ اللہ
مترجم .... ڈاکٹر مولانا محمد حبیب اللہ مختار
مطبعہ .... القادر پرنٹنگ پریس کراچی ۳
ناشر .... دارالتصنیف جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۔ ۵
سنہ طباعت ...... سنہ ۱۴۰۹ھ ۔ سنہ ۱۹۸۹ء
اشاعت دوم ...... سنہ ۱۴۱۰ھ سنہ ۱۹۹۰ء
تعداد ۱۲۰۰
قیمت = قسم اول ..... ۱۴/= روپے
قسم دوم ..... ۸/= روپے

طبع سوئم ____ ۱۴۱۴ھ ____ ۱۹۹۳ء

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۴	۱۳	عیسائی مبلغین کی کانفرنس میں زویمر کا خطاب	۲۷
۲	مقدمہ	۷	۱۴	ایک فرانسیسی عیسائی مبلغ کا بیان	۳۰
۳	غیر مسلموں کی تعلیم گاہوں میں تعلیم دلانا نہایت خطرناک ہے	۹	۱۵	عیسائی مبلغ ٹیکلی کا بیان	۳۱
۴	فرنگی تعلیم گاہیں	۱۵	۱۶	مسلمان بچوں کی تربیت میں فرنگی تعلیم گاہوں کا اثر	۳۱
۵	فرنگی تعلیم گاہوں کا طریقۂ کار	۱۷	۱۷	اعدائے اسلام سے والدین کی دوستی و تعلق رکھنا	۳۲
۶	عذرِ لنگ	۱۸	۱۸	اعدائے اسلام مسیح دجال کے ہراول دستہ ہیں	۴۴
۷	عیسائیوں کی اسلام دشمنی	۱۹	۱۹	والدین پر بچوں کے حقوق	۵۳
۸	والدین کی عظیم مسئولیت	۲۱			
۹	والدین کی اجتہادی غلطی	۲۴			
۱۰	اسلام اور مسلمانوں کیخلاف عیسائیوں کی خفیہ سازشیں	۲۵			
۱۱	مشنری تعلیم گاہیں	۲۶			
۱۲	عیسائی مبلغین کے سربراہ کا بیان	۲۷			

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلحمد للہ ذی الطول وَالاِحسان وَالصّلاۃ وَالسّلام علیٰ من اُوتی جوامع الکلم وَالتّبیان، وَعلیٰ اٰلہ وصحبہ ومَن تبعھم اِلیٰ یوم القیامۃ باحسان، وبعد:

اس پُرفتن دَور میں مسلمان طرح طرح کے فتنوں میں گرفتار ہیں، جس طرف نگاہ اٹھائیے حالتِ زار پر ہی نظر پڑتی ہے۔ جہاں نگاہ دوڑائیے فساد ہی فساد پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ گھر ہو یا بازار، عبادت گاہ ہو یا تعلیم گاہیں، ہر جگہ دنیا ہی کا دَور دَورہ ہے۔ لوگوں کا مطمع نظر آخرت کے بجائے دنیا ہی بن گیا۔ ان کا لکھنا پڑھنا، تعلیم حاصل کرنا، سفر کرنا، اٹھنا بیٹھنا دنیا کی طلب، اسکے حصول کی جدوجہد، اور حلال ہو یا حرام کسی بھی راستے سے فانی مالِ متاع کا حاصل کرنا مقصدِ اصلی بن گیا، اس کی خاطر نہ دین کو دیکھا جاتا ہے، نہ تعلیماتِ اسلام کو، نہ عزت کو دیکھا جاتا ہے نہ آبرو کو، نہ عذابِ جہنم کا خیال رکھا جاتا ہے، نہ غضبِ خداوندی کا، اسکا سب سے بڑا مظاہرہ اسوقت ہوتا ہے جب ایک مسلمان باپ اپنے جگر گوشے معصوم سے پھول کو کافروں، غیر مسلموں ملحدوں اور دہریوں کی تعلیم گاہوں میں بھیج کر اس کی اور اپنی دونوں کی آخرت خراب کر دیتا ہے، مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ بچہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بنے، بڑی

ڈگری ہو، اعلیٰ یونیورسٹی کا نام ہو، چاہے اس کے اخلاق و دین کا جنازہ نکل جائے، چاہے وہ اسلام و دین کا نام لینے سے شرمانے کیوں نہ لگا ہو، چاہے وہ دین اور دینداروں اور مقدساتِ اسلامیہ کا مذاق کیوں نہ اڑانے لگے، بابو بنے گا، مسٹر بنے گا، سائنس دان، قانون دان اور سیاستدان بنے گا۔ جی ہاں جب دنیا ہی مقصد ہو تو پھر یہی چیزیں مطمحِ نظر ہوتی ہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ انسان اپنی ساری زندگی کے سرمائے کو کافروں کی جھولی میں ڈال دے۔ ان کی اور اپنی دونوں کی آخرت تباہ کرلے۔ ایک صاحبزادے یورپ سے قانون کی ڈگری لے کر اپنے وطن آئے۔ والد کے انتقال کے موقع پر جنازے میں شریک نہیں ہوئے۔ ان سے کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر آپ کہیں تو میں اپنے والد کو قانون کی کوئی کتاب پڑھ کر بخش دوں۔ میرے والد نے مجھے یہی تعلیم دلائی ہے۔ روزہ نماز اور قرآن شریف سے نابلد ہوں جو شخص بیرسٹر عیسائیوں اور یہودیوں کی گود میں بیرسٹر بنے گا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوگا تو پھر اس کا دین سے کیا تعلق، لیکن یاد رکھیے اس کا اثر چند روز میں ایسے والدین کے سامنے بھی آجاتا ہے لیکن اس وقت پانی سر سے اونچا ہو چکا ہوتا ہے اب سوائے کفِ افسوس ملنے کے اور کچھ حاصل نہیں۔

یہی بچے جب مسٹر بن کر آتے ہیں تو انہیں اس میں عار محسوس ہوتا ہے کہ اپنے دوستوں کے سامنے اپنے دیندار والد کا تعارف کرائیں، اسے وہ اپنے لئے باعثِ توہین سمجھتے ہیں۔ دنیا میں تو یہ صلہ ملا اور آخرت میں بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں اپنا فریضہ صحیح انجام نہ دینے کی وجہ سے جو سزا ملے گی وہ اسکے علاوہ

ہے ، دونوں جہاں کی اس ذلّت و رسوائی سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانا چاہیئے غیر مسلموں کے بجائے مسلمانوں کی درس گاہوں میں داخل کرنا چاہیئے ، رزق و منصب اللہ تعالٰے عطا کرتے ہیں ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے ، اس سلسلے میں شیخ حسن مشاط کا مختصر سا کتابچہ اچھا معلوم ہوا اس لئے اس کا ترجمہ کر دیا ۔ پڑھیئے عمل کیجیئے ۔ اپنی اور اپنی اولاد کی دنیا و آخرت بنلیئے ۔ مؤلف و مترجم دونوں کو دعا میں یاد رکھئے ۔ اگر بچوں کی تربیت کے سلسلے میں تفصیلی نظام الاوقات جاننے کے خواہش مند ہوں ۔ تو "اسلام اور تربیت اولاد" کا مطالعہ کیجیئے ۔ دو جلدوں میں دار التصنیف سے چھپ کر بازار میں آچکی ہے ۔

برادرم مولانا عطاء الرحمٰن صاحب اور مولانا محب اللہ صاحب کا بڑا شکر گزار ہوں ۔ تصحیح ان حضرات نے کی ۔ اور برادرم محترم سید شاہد حسن صاحب کا بھی کہ بڑی محنت سے عمدہ طباعت کرائی ، اللہ قبول فرمائے ۔ باعثِ نجات بنائے ۔

وآخرُ دعوانا أنِ الحمد للّٰہ ربِّ العالمین

کتبہٗ

محمد حبیب اللہ مختار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اَلحمدُ للّٰہ والصّلاۃ والسّلام علی رسولِ اللّٰہ، سیّدنا محمد إمام الداعین إلی الحق المبین وسیّد الأنبیاء والسّادات المتّقین، وَعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وَمن تبعَ ھداھم إلی یومِ الدِّین. أمّا بعد:

میرے بعض متعلقین، شاگردوں، اور علمی تعلق رکھنے والوں نے مجھ سے ایک ایسے مسائل کے بارے میں سوال کیا جس میں ابتلاء عام ہے۔ لوگ اس کا کثرت سے شکار ہیں، پانی سر سے اونچا اور صورتحال نہایت سنگین ہو چکی ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ بعض مسلمان اپنے بچوں کو غیر مسلموں کی ایسی تعلیم گاہوں اور فرنگی اسکولوں میں داخل کرتے ہیں جو دین دشمنی میں مشہور و معروف ہیں۔ یہ بچے وہاں عصری اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ عیسائی و مشنری عقیدہ کی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں، اور جب وہاں سے فارغ ہو کر نکلتے ہیں، تو عقیدہ، اعمال، اخلاق، رجحانات اور افکار کے لحاظ سے اسلام سے منحرف ہوتے ہیں، اس خطرناک صورتحال کا حل اور اس کا مقابلہ کس طرح کیا جائے؟ اور ایسا اقدام کرنے والوں کے بارے میں شریعتِ اسلامیہ کیا کہتی ہے؟

براہِ کرم جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

ان حضرات کو پہلے میں نے زبانی جواب دیا اور یہ بتلایا کہ جس صورتِ حال کا انہوں نے تذکرہ کیا ہے وہ نہایت خطرناک، اسلام اور مسلمانوں کے لئے نہایت ضرر رساں اور تباہ کن ہے۔ ایسا اقدام کرنا ناجائز اور حرام ہے اس کا علاج صرف اور صرف یہ ہے کہ اللہ شانہٗ کے اِس دینِ حنیف کو مضبوطی سے تھاما جائے جیسے اس ذات نے اعتقاد، اقوال، اعمال، احکام اور ہر صورتحال میں ـــ اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔

پھر میں نے اللہ جلّ شانہٗ سے اس سلسلے میں چند کلمات تحریر کرنیکے بارے میں استخارہ کیا تاکہ اس بارے میں حکم خداوندی واضح کردوں اور اس کے خطرناک اثرات کھول کر بیان کردوں جو غافل حضرات کے لئے تنبیہ اور راہِ راست کے متلاشی حضرات کے لئے رہنمائی کا کام دیں۔ ہوسکتا ہے اللہ جل شانہٗ اس سے ہمارے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہونچائیں اور اس کے طفیل ان کی وہ اولاد اور جگر گوشے محفوظ رہ جائیں۔ جو کل کے مردِ میدان اور مستقبل کے رہنما ہیں، واقعی اگر انکی اصلاح ہوگئی تو ان کی وجہ سے امت کی اصلاح ہو جائیگی، اور اگر یہ بگڑ گئے تو ان کی وجہ سے امتِ محمدیہ کو سخت نقصان پہونچے گا، اور یہ بڑی تباہی اور ہلاکت کا پیش خیمہ بنیں گے۔

کتابچہ مکمل ہونے اور چھپنے کے بعد میں نے اس پر دوبارہ نظر ثانی کی، اس میں اہم اضافے کئے اور ساتھ ہی خاتمہ کے طور پر یہ بیان کر دیا کہ ایک مسلمان باپ پر اپنے بچے کے سلسلے میں کیا احکامات عائد ہوتے ہیں۔ میں نے اس رسالے کا نام

یہ رکھا ہے ۔ ” مسلمانوں کے بچوں کا غیر مسلموں کی تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں شریعت محمدیہ کا حکم “

اللہ جل شانہٗ سے امید ہے کہ وہ اس کتابچہ سے فائدہ پہونچائے گا اور ہمارے لئے باعثِ اجر و ثواب بنائے گا ۔ وہ نہایت کریم داتا ہے ۔ میں اللہ جلّ شانہٗ سے مدد و نصرت کا سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں :

غیر مسلموں کی تعلیم گاہوں میں تعلیم دلانا نہایت خطرناک ہے

اے مسلمان والد محترم !

اللہ جل شانہٗ نے آپ کو اولاد اس لئے عطا کی ہے تاکہ آپ کی نسل چلے ۔ اور آپ کا ذکر خیر باقی رہے اور ان کے ذریعے آپ کی زندگی مسرور کُن ہو ، اور وہ آپ کے دست و بازو اور قوت و طاقت کا ذریعہ بنیں ، اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو ، عددی کثرت ، قوت ، طاقت اور غلبہ کا ذریعہ بنتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے آپ پر اپنی نعمت اس طرح مکمل کی ، آپ کو آپ کے بچے کا ولی و سرپرست بنایا ، اس کے بچپن میں آپ اس کی دیکھ بھال کریں گے ۔ اور اسکی تعلیم و تربیت کا خیال رکھیں گے ، اسے خالق و مالک اور مخلوق سے متعلق لازمی و ضروری احکامات و مسائل سے آگاہ کریں گے ، اسے یہ بتلائیں گے

کہ وہ اپنی دنیاوی زندگی اور عام حالات میں کن چیزوں کا محتاج ہے۔ جو چیزیں اسے ضرر و نقصان پہونچانے والی تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں، آپ اسے ان سے روکیں گے۔ اور اس کو ایذاء پہونچانے والی تباہ کن چیزوں کے درمیان سدِ سکندری بن جائیں گے۔ یاد رکھئے ہر ذمہ دار سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ بچے آپ کے پاس اللہ جلّ شانہٗ کی ایک امانت ہیں آپ نے اگر دیکھ بھال کے فریضہ میں کوتاہی کی تو آپ گنہگار ہوں گے۔ اور آپ نے ایک ایسا نامناسب کام کیا ہوگا جو خلافِ شرع ہے اور عقلِ سلیم اس کو ناپسند کرتی ہے

اس جانب اس حدیث سے اشارہ ملتا ہے جس میں یہ آتا ہے کہ بچہ اِس فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے جس پر اللہ جل شانہٗ نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے پھر اس کے والدین یا اُسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔

اے مسلمان والدِ محترم! شرعاً آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ بچپن ہی سے اپنے بچے کی ضروریات اور حاجات کا خیال رکھیں۔ اور اس کی اس جانب رہنمائی کرتے رہیں جس میں اس کی دینی و دنیوی بھلائی مضمر ہے اور اسے اس راستے پر چلائیں جو اسے آخرت کی کامرانی سے مالا مال کردے آپ کا فریضہ ہے کہ آپ اپنے بچے اور ہر اس چیز کے درمیان رکاوٹ بنیں جو اس کو نقصان پہونچانے اور خراب کرنے والی ہو خاص طور سے جس سے اس کا دینی نقصان ہونا ہو۔

اس میں کسی بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ بچے کو اس سے سخت نقصان پہونچے گا کہ آپ اپنے چھوٹے سے بچے کے لئے وہ راستہ کھول دیں جو اس کے دین و اخلاق کو کمزور کرنے والا ہو یا ان کی حیثیت ومقام اس کے سینے سے نکال دے اور وہ اس طرح کہ آپ اسے غیر مسلموں اور فرنگیوں کی ان تعلیم گاہوں میں داخل کر دیں جو عیسائیوں وغیرہ نے مسلمان ملکوں میں بچوں کو مختلف علوم کی تعلیم دینے کے لئے کھولے ہوئے ہیں ۔ جہاں عقیدہ و عمل دونوں لحاظ سے نہایت اہتمام سے عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے ۔

ان غیر مسلموں نے یہ تعلیم گاہیں کھولیں ان کا خوب اہتمام کیا اور ان پر پوری توجہ صرف کی اور ان کے دروازے ہر اس طالب علم کے لئے کھول دیئے جو خواہ وہاں کا رہنے والا ہو یا کسی اور علاقے کا ، انہوں نے اس کے نصاب تعلیم کو خصوصی طور سے مرتب کیا ہے ، اس کا لائحہ عمل بڑی باریک بینی سے مرتب کیا ، ان تعلیم گاہوں کے جال کو ہر جگہ پھیلایا ، ان کی نگرانی ایسے ماہر اساتذہ کے حوالے کی جو اپنے فن کے خصوصی ماہر اور تجربہ کار ہیں ۔ انہوں نے اطرافِ عالم سے آنے والے مسلمان بچوں کو خوش آمدید کہا اور ہر طالب علم کے لئے یہ لازمی قرار دیا کہ وہ وہاں کے نظام کا پابند ہو ۔ جس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ مذہب کے لازمی مضمون کو بھی پڑھے گا ، ان مدارس کا مذہب و دین ہی وہ عیسائی عقیدہ ہے ۔ جو عقیدۃً و عملاً دونوں اعتبار سے اسلام کی ضد ہے چنانچہ وہاں پڑھنے والا ہر طالب علم ہر وہ بات پڑھتا و سنتا ہے جو عیسائی مذہب میں داخل ہے مثلاً حضرت عیسیٰ بن مریم کی خدائی ، صلیب کا احترام کرنا ، اس تحریف شدہ انجیل کا

مقدس کتاب گردانا جو ان کے یہاں رائج ہے۔

حالانکہ دینِ اسلام اس سب کا منکر ہے اور اسے خالص کھلا ہوا کفر قرار دیتا ہے ارشاد ربانی ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ
الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ"
(المائدۃ - ۷۲)

یقیناوہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ خدا ہی تو مسیح ابن مریم ہے حالانکہ (خود) مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل میرے پروردگار اور اپنے پروردگار (یعنی) اللہ کی عبادت کرو۔

اور فرمایا:

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ" (المائدۃ ۷۳)

یقیناً وہ (بھی) کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ کوئی معبود نہیں بجز ایک معبود کے۔

اور فرمایا:

"لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ
اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا اِللّٰهِ وَلَا
الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ
يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ
وَيَسْتَنْكِبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

مسیح ہرگز اس سے عار نہیں کریں گے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔ اور نہ مقرب فرشتے بھی، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کریگا تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے

إِلَيْهِ جَمِيْعًا فَأَمَّا الَّذِيْنَ
آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَيُوَفِّيْهِمْ أُجُوْرَهُمْ
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
وَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا أَلِيْمًا. وَلَا يَجِدُوْنَ
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا
وَّلَا نَصِيْرًا" (النساء-۱۷۲، ۱۷۳)

پاس سب کو جمع کریگا، پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے ہونگے تو وہ انکو پورا پورا اجر دیگا۔ اور انہیں اپنے فضل سے اور زائد دیگا۔ اور جن لوگوں نے عار وتکبر کیا ہوگا۔ سو انہیں وہ دردناک عذاب دیگا۔ اور وہ لوگ اپنے حق میں کسی غیر اللہ کو نہ دوست پائیں گے نہ مددگار۔

اور فرمایا:

"وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ
وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ، قَالَ سُبْحٰنَكَ
مَا يَكُوْنُ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ
مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ"
(المائدۃ-۱۱۶)

اور (وہ وقت بھی قابل یاد رکھنے کے ہے) جب اللہ فرمائیگا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ خدا کے علاوہ مجھے اور میری والدہ کو بھی معبود بنالو؟ (عیسیٰ) عرض کریں گے پاک ہے تو میرے لئے یہ کسی طرح بھی ممکن نہ تھا کہ میں ایسی بات کہہ دیتا جسکا مجھے کوئی حق ہی نہ تھا۔

اور فرمایا:

"وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ
ابْنُ اللّٰهِ ۔ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى
الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ
قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ
يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ
اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ"

(التوبہ ۔ ۳۰)

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے
فرزند مجازی ہیں ۔ اور نصاری کہتے ہیں
کہ مسیح خدا کے فرزند مجازی ہیں ۔ یہ ان
کا قول ہے محض انکے منہ سے (بک دینے
کا) یہ بھی انہی لوگوں کی ایسی باتیں
کرنے لگے جو ان سے پہلے کافر ہو چکے
ہیں ۔ اللہ انہیں ہلاک کرے یہ کدھر
بھکے جا رہے ہیں ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سولی پر چڑھانے کے ان کے جھوٹے عقیدے کی تکذیب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

"وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ
وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ
بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ
يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ
اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا"

حالانکہ نہ وہ آپ کو مار ڈال سکے اور
نہ آپکو سولی ہی پر پائے بلکہ ان پر شبہ
ڈال دیا گیا اور یہ لوگ آپ کے بارہ
میں اختلاف کر رہے ہیں وہ آپکی طرف
سے شک میں پڑے ہوئے ہیں انکے پاس
کوئی علم (صحیح) تو ہے نہیں، ہاں بس
گمان کی پیروی ہے اور یقینی بات یہ ہے
کہ انہوں نے آپکو مار نہیں ڈالا بلکہ آپکو
اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا ۔ اور

(النسآء - ۱۵۸) اللہ بڑا قوت والا اور بڑا حکمت والا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا گیا اور نہ سولی پر چڑھایا گیا ہے۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا ہے اور آخر زمانے میں وہ آسمان سے نازل ہوں گے اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ صلیب توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

قرآن کریم نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ ان لوگوں نے تحریف کی ہے۔ حضرت عیسیٰ اور انکی والدہ ماجدہ انجیل اور اس کے پیغامات کے سلسلے میں یہ عیسائی اللہ جل شانہٗ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں۔

فرنگی تعلیم گاہیں

ان تعلیم گاہوں میں پڑھنے والے ان تمام فاسد عقائد اور غلط نظریات کی تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کی تردید دینِ اسلام کرتا ہے اور قرآن کریم نے ان کے جھوٹ کو ثابت کیا ہے۔ عیسائیوں کے بچے وہاں جو تعلیم چاہیں حاصل کریں۔ جو عقیدہ چاہیں اختیار کریں، اس لئے کہ وہ عیسائی کی اولاد ہیں، ان کے ہم مشرب وہم مذہب ہیں ہمیں تو اپنے مسلمان بچوں کی فکر ہے، اس لئے کہ یہ عیسائی اس بات پر پورا زور صرف کرتے ہیں کہ عیسائی نظریات ان کے دلوں میں سمو دئے جائیں اور اس کی مخالفت ان کے دلوں سے ختم کردی جائے، جس کیلئے وہ

یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ دینِ اسلام، قرآنِ کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تعلیمات پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اور ان پر جھوٹے بہتان لگاتے ہیں، اور مختلف اسالیب اور طریقوں سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس طرح کی باتیں بار بار سننے اور تکرار سے کبھی ایسا مسلمان بچہ ان دین دشمنوں کا شکار بن جاتا ہے، جس میں عقل، ادراک، علم و فہم کم ہوتی ہے اور وہ اسلامی عقائد و احکام سے ناواقف ہوتا ہے وہ اگر اسلام سے کلی طور سے منحرف نہ بھی ہو تب بھی وہ فکری لحاظ سے مضطرب اور قلبی لحاظ سے بے چین رہتا ہے نہ اِدھر کا رہتا ہے نہ اُدھر کا۔

اعداءِ اسلام کا یہی مقصدِ اصلی اور بنیادی آرزو ہے، اور یہی چیز مسلمان بچوں کے لئے زبردست ابتلاء و بڑی آزمائش ہے۔

لہذا اے والد محترم! آپ کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ فرنگی تعلیم گاہیں جن کے جھوٹے پروپیگنڈے اور ملمع سازی سے متأثر ہو کر آپ نے انہیں مُلکی اسکولوں پر ترجیح و فضیلت دیکر اپنے بچے کو اس لاوے میں جھونک دیا ہے اور آپ نے اپنی غفلت کیوجہ سے ان کی حقیقت نہ سمجھی، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے زہریلے پروپیگنڈے پر غور نہیں کیا، اس کا آپ کے جگر گوشے کے عقیدے، اخلاق، اور دین پر کتنا بُرا اثر پڑے گا۔

* * * *

مجھے ایک نہایت معتمد ساتھی نے بتایا ہے کہ ان مدارس میں عام طور سے

ایک کمرے کو چھوٹے سے کنیسہ کی شکل دے دی جاتی ہے۔ جہاں بت، صلیبیں اور ایسی تصاویر ہوتی ہیں جن کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے اور ان کی وجہ سے ان کنیسوں میں جانے کو حرام قرار دیا ہے ان گرجا نما کمروں میں تمام طلبہ ہفتہ وار اپنے اساتذہ کی رہنمائی کے مطابق دینی عبادات ادا کیا کرتے ہیں۔ تاکہ یہ مذہب ان کے نفوس میں جاگزیں ہو جائے۔

فرنگی تعلیم گاہوں کا طریقۂ کار

ہمارے شیخ نعمۃ اللہ "مختصر الارشاد" میں لکھتے ہیں۔ ان تعلیم گاہوں کا طریقۂ کار یہ ہے کہ روزانہ صبح کو استاذ شاگردوں سے پوچھتا ہے: کیا تم اللہ کے فضل سے عیسائی ہو؟ طلبہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! ان کو ایک معتمد آدمی نے یہ واقعہ بتلایا کہ ایک مرتبہ میں بیروت کے ایک مشنری اسکول میں بیٹھا ہوا تھا استاذ نے طلبہ سے یہی سوال کیا، انہوں نے اثبات میں جواب دیا ان میں سے ہر طالب علم کے ہاتھ میں عیسائی مذہب کی تعلیمات پر مشتمل ایک کتاب تھی، لیکن ایک مسلمان لڑکے نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں، استاذ اس پر سخت ناراض ہوا اور اسے بُرا بھلا کہا، لیکن اس طالب علم نے بار بار یہی کہا کہ میں مسلمان ہوں، اس کے استاذ نے کہا تم اپنے پاس موجود کتاب تو دیکھو کیا اس میں یہ جملہ موجود ہے جو تم کہہ رہے ہو، اور استاذ اُسے بُرا بھلا کہتا رہا، یہاں تک کہ مجبور ہو کر اس نے بھی اپنے ساتھیوں

کی طرح اثبات میں جواب دے دیا۔ میں نے اس سلسلے میں بہت سے لوگوں سے پوچھا تو سب نے یہی بتلایا کہ ان اسکولوں کا نظام اور طرز ہی یہ ہے

عذرِ لنگ

بعض والدین یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بچوں کو ان تعلیم گاہوں میں صرف اسلئے داخل کیا ہے تاکہ وہ وہاں وہ دنیاوی علوم سیکھیں جن کا عیسائیت سے کوئی تعلق نہیں، اگر وہاں عیسائیت سے متعلق کسی مضمون کی تعلیم دی بھی جاتی ہے تو وہ صرف معلومات کی حد تک، بعض والدین سے یہ بات میں نے خود سنی ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ ان تعلیم گاہوں کے مضامین متعین ہوتے ہیں، جن میں سے عیسائیت سے متعلق مضمون بھی ہوتا ہے۔ ان مدارس میں پڑھنے والے ہر طالبعلم کے لئے اس کا پڑھنا لازمی ہوتا ہے، اس میں امتحان بھی ہوتا ہے، اور اگر اس پرچے میں کوئی طالب علم کامیاب نہ ہو تو وہ ناکام شمار ہوتا ہے۔ اور اسے اگلے درجے میں اس وقت تک ترقی نہیں دی جاتی ہے جبتک اسمیں کامیابی حاصل نہ کرلے اس لئے بچہ ناک رگڑ کر اس کے پڑھنے پر مجبور رہتا ہے، اور اس کے پڑھنے کا اس پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے، چاہے وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے۔

اس کے علاوہ ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ یہ لوگ کسی بھی مسلمان طالب علم کو اس بات کی قطعًا اجازت نہیں دیتے کہ وہ اسکول میں اسلامی شعائر میں سے کسی شعار کا اظہار کرے نہ کھلم کھلا نہ پوشیدہ و مخفی طور پر۔

مجھے ایک نہایت قابلِ اعتماد غیرت مند شخص نے یہ بتلایا کہ ان مشنری اسکولوں میں سے کسی ایک اسکول میں ایک مسلمان بچہ پڑھتا تھا تو وہ امتحان میں ناکام ہوگیا، والد کو جب اس کی ناکامی کی خبر ملی تو اسے سخت دُکھ ہوا اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ بچہ نہایت محنتی اور پڑھائی کا شوقین اور ذکی وسمجھ دار ہے۔ جب اس نے اپنے لڑکے کی ناکامی کا سبب پوچھا تو اسے یہ بتلایا گیا کہ وہ اچھے کردار کا مالک نہیں ہے۔ اس بات سے اسے اور دُکھ ہوا، اس نے مزید جستجو کی تو اسکول والوں نے جواب دیا کہ اس طالبعلم میں اب تک صحیح دینی تیقظ پیدا نہیں ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ طلبہ اور اپنے اساتذہ وتربیت کرنے والوں سے چھپ کر اسے مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا، اس لئے اسے غلط کردار کا مالک قرار دیا گیا اور امتحان میں ناکام شمار کیا گیا۔

عیسائیوں کی اسلام دشمنی

اتنی بات بالکل واضح ہے کہ رسالتِ محمدیہ کا نور پھیل چکا، اور اس کی دعوت سارے عالم میں ایک نہایت عظیم، ایسی طاقت ور بن کر ابھری ہے جس میں کسی قسم کا شائبہ نہیں، نہایت واضح اور قوی ومضبوط حجت ودلیل والی ہے۔ عقول کو غور وفکر اور جستجو پر ابھارتی ہے تاکہ وہ فطرتِ سلیمہ کے ذریعے اللہ جل شانہ کی وحدانیت کا ادراک کریں، اور یہ جان لیں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک اکیلا معبودِ حقیقی ہے۔ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل ہیں، دعوتِ دین میں سچے ہیں، اور آپ کی

رسالت قیامت تک کے لئے باقی رہے گی۔

قرآن کریم ہدایت ونور اور انسانی ضروریات وحاجات کے لئے کافی شافی بن کر اترا ہے، اور دنیا وآخرت کی زندگی کی تمام حاجات کو کھول کر بیان کرتا ہے اور سابقہ آسمانی کتابوں پر حاوی ہے۔

قرآن کریم میں جو کچھ مذکور ہے، اس سے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی نفی ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں، انہیں قتل کر دیا گیا اور سولی پر چڑھا دیا گیا تھا۔ ان کے پاس موجودہ تحریف شدہ انجیل مقدس کتاب ہے، قرآن کریم نہایت واضح ادلہ اور قطعی شواھد وبراہین سے ان کی تکذیب صرف تکذیب کرتا ہے۔

اسی سبب سے عیسائی دینِ اسلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور اس کی برحق تعلیمات کے سخت خلاف اور کھلے ہوئے دشمن ہیں۔ یہ مختلف طریقوں اور طرح طرح کے اسالیب سے دینِ اسلام میں طعن وتشنیع اور افترار پردازی اور مختلف حیلوں سے اس کے خلاف زہر اگلنے کے درپے رہتے ہیں، یہ اس بات کے سب سے زیادہ خواہش مند رہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ان کے دین سے برگشتہ کر دیں، اور دینی واسلامی عقائد ان کے سینوں سے نکال دیں، یہ اس لئے اپنی پوری جدوجہد صرف کر دیتے ہیں۔

ان اسالیب میں سے ان تعلیم گاہوں میں پڑھنے والے مسلمان بچوں کو دین سے دور کرنا بھی ہے، چنانچہ یہ ان کے سامنے نہایت ملمع سازی سے کام لیتے ہیں، اور ان کے کانوں میں جھوٹی باتیں ڈالتے رہتے ہیں، اور ان کو ان کے دین کے بارے میں شکوک وشبہات میں ڈالتے رہتے ہیں۔ اور پھر جب وہ

ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں، تو یہ انہیں ان کے دین سے بالکل نکال باہر کرکے اسلام اور مسلمانوں سے ان کے تعلق کو ختم کر ڈالتے ہیں۔

* * * *

دینِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس عداوت سے کسی بھی عیسائی کا دل خالی نہیں ہو سکتا، خواہ وہ امن پسندی اور مسلمانوں سے کتنی ہی محبت کا اظہار کیوں نہ کرے اور اسلام کی طرف کتنا ہی مائل کیوں نہ ہو، ان کے کھوٹے مظاہر اور ظاہری ڈھکوسلوں سے دھوکہ میں قطعاً نہیں پڑنا چاہئے بلکہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ ان سے بچے اور انکے کرتوتوں پوری نظر رکھے ان کی تدابیر سمجھے اور ان کو اس بات کا قطعاً موقعہ نہ دے کہ وہ مسلمان بچوں کو ان کے دین سے برگشتہ کر سکیں، اللہ جلّ شانہٗ خیانت کرنیوالوں کی تدبیر کو کارگر نہیں ہونے دیتے، لیکن پھر بھی ہمیں دھوکہ میں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

والدین کی عظیم مسئولیت

اے والد محترم! اب آپ کو یقین ہو گیا ہو گا، کہ غیر مسلموں کے ان اسکولوں میں چھوٹے بچوں کو تعلیم کے لئے بھیجنا کتنا مہلک اور دین واخلاق کے لئے کس قدر تباہ کن ہے، اس لئے کہ آپ اپنے بچے کو وہاں بھیج کر دین سے دوری، بیزاری اور مذہب سے خارج ہونے اور اپنے اوپر کافروں کا ٹھپہ لگانے اور عقیدہ وافکار اور اعمال واخلاق کے لحاظ سے فاسق بننے کا موقع فراہم کرتے ہیں جس کا

لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کا بچہ کچھ سالوں بعد جب آپ کے پاس آئے گا تو تو وہ غیر مسلموں کی تعلیمات اور مغربی رسم و رواج اور طور طریقوں کا دلدادہ ہوگا، اور گناہوں و حرام چیزوں کی قطعاً پرواہ نہیں کریگا۔ وہ برائیوں اور منکرات سے خوب واقف ہوگا۔ لیکن اچھائیوں اور بھلائیوں سے ناآشنا ہوگا۔ اور اس سب کی ذمہ داری صرف آپ پر ہوگی، اس لئے کہ اس کے سرپرست، ولی اور نگران آپ ہی ہیں، وہ آپ کا دستِ نگر اور ماتحت ہے۔ اور آپ نے مسلمان بچوں کے سلسلہ میں ان تعلیم گاہوں کے خفیہ منصوبوں اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں کی مخالفت وغیرہ سے آنکھیں بند کرلیں اور آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ یہ لوگ اس موقع سے یہ فائدہ اٹھاتے ہیں کہ مسلمان بچوں کو ان کے دین سے برگشتہ کردیں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک کو نہیں سنا۔

"لَاتصاحب إِلَّا مُؤمنًا ولا يَأكل طَعَامكَ إِلَّا تقي"	تم مؤمن کے ساتھ ہی اٹھو بیٹھو اور تمہارا کھانا نیک آدمی ہی کھائے۔

اور فرمایا:

يحشر المرء على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل"	انسان کو اپنے دوست کے مذہب پر اٹھایا جائیگا اسلئے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے

اور فرمایا:

"اصحب من شئت فأنت علىٰ دينه"۔	تم جسکے ساتھ چاہو رہو اسلئے کہ تم اسی کے ہم مشرب و ہم مذہب بنو گے۔

حکماء لکھتے ہیں: جو شخص اچھے لوگوں کے ساتھ رہیگا اللہ تعالیٰ اسے اچھوں میں سے بنا دے گا خواہ وہ بروں میں سے کیوں نہ ہو اور جو شخص بُروں کے ساتھ رہے گا اللہ جل شانہٗ اسے بروں میں سے بنا دیں گے خواہ وہ اچھوں میں سے کیوں نہ ہو۔

کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ آپ کا بچہ جب تعلیم گاہ میں اپنے ہم عمروں اور ان جیسے باطل مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ رہے گا تو دوستی و رفاقت کے اثرات اس پر ظاہر ہوں گے۔ اور کچھ عرصے کے بعد وہ اس میں کچھ حرج محسوس نہیں کرے گا کہ ان پروگراموں میں شرکت کرے جو وہ غیر مسلم اپنے مذہب و مشرب کی بنا پر اپنے معاشرے میں کرتے ہیں۔ اور پھر وہ اسی چیز کو اچھا سمجھے گا۔ جسے وہ اچھا سمجھتے ہوں گے خواہ وہ دینِ اسلام میں بُرا اور ناپسندیدہ کیوں نہ ہو، ایسا طالب علم اگر ان کے ملکوں میں تعلیم حاصل کرتا ہو گا۔ اور جب اپنے وطن واپس آئے گا، اور اپنے اہل و عیال اور معاشرے میں قدم رکھے گا، تو وہ ان دینی و اسلامی آداب و عادات، رواجوں اور طور طریقوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے گا اور یہ سمجھے گا کہ جو کچھ یورپ میں ہوتا ہے وہ بہت بہتر اور اچھا ہے، اور یہ بات واقعۃً اخلاقی پستی اور ذہنی گراوٹ کیوجہ سے رونما ہوئی ہو گی۔ اس کے علاوہ دین، عقیدہ اور عمل کے اس انحطاط کو تو چھوڑ دیجئے جو اس کے ساتھ وہاں چمٹ چکا اور جاگزین ہو چکا ہے۔

اے والدِ محترم! اس سب خرابی کے ذمہ دار آپ اور صرف آپ ہی ہیں، قیامت کے روز اللہ جل شانہٗ کے دربار میں آپ کو اس کا جواب دینا ہو گا۔

آپ سے اس کا ضرور حساب لیا جائیگا۔ اس لئے آپ کو یہ حقیقت خوب اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہئیے اور نگاہِ عبرت وبصیرت سے دیکھنا چاہئیے، یاد رکھیئے اللہ جلّ شانہٗ بندوں پر مطلق ظلم نہیں فرماتے ہیں۔

والدین کی اجتہادی غلطی

اے والدِ محترم! میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ بتلایئے آخر وہ کونسا علم ہے جس کے حاصل کرنے کے لئے آپ اپنے بچے کو یورپی ممالک میں بھیج کر غیروں سے تعلیم دلاتے ہیں! کیا وہی علم نہیں ہے جو اسلامی ملکوں کے مدارس میں پڑھایا جاتا ہے؟ یقیناً وہی ہے؛ تو پھر آپ نے اپنے ملک کی تعلیم گاہوں سے کیوں اعراض کیا؟ اور اگر ایسے حالات درپیش ہوں ہی جن میں علم حاصل کرنے کے لئے اپنے ملک سے کسی دوسرے ملک سفر کرنے اور ترکِ وطن کی ضرورت ہو تو یہ سفر اسلامی ملکوں کی جانب کیوں نہیں کرایا گیا تاکہ آپ کا بچہ ہم مذہب مسلمان، دیانتدار افراد کی زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کرتا۔

* * * *

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ غیر مسلموں کی تعلیم گاہوں میں پڑھنا کچھ فوقیت رکھتا ہے اور ان کی ڈگری کا ایک مقام ہے، حکومتوں اور مختلف اداروں اور لوگوں کی نظر میں ایک منفرد اہمیت اور حیثیت ہے تو یہ ایک خام خیال اور وہم ہے۔ بالفرض اگر اس کو صحیح تسلیم بھی کرلیا جائے تو کیا عقیدہ کی خرابی کے مقابلہ پر

اس امتیاز کی کوئی حیثیت ہے؟ اور کیا زیادہ مال و دولت کے کمانے، عزت و مکانت اور اونچے مقام حاصل کرنے کو اسلام، دینی عقیدے اور دین سے آراستہ ہونے پر ترجیح دی جاسکتی ہے؟

یاد رکھیئے! ان چیزوں کو دینِ اسلام اور مذہب پر ترجیح دینا زبردست ناکامی اور فاحش غلطی ہے اس لئے ایسے والدین کو خدا سے ڈرنا چاہئے۔ اور یہ جان لینا چاہئے کہ وہ یہ سمجھ کر غلطی کر رہے ہیں اور اس حماقت کا ان سے حساب لیا جائے گا اور اس پر ان کا مواخذہ ہوگا۔ اور یاد رکھئے! کہ آپکا پروردگار لوگوں کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی خفیہ سازش

عیسائی اپنے ملک میں رہتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف یہ سازشیں کرتے ہیں، اور آپ اگر مسلمانوں کے ملکوں میں ان کی خفیہ سازشوں اور مکاریوں کو جاننا چاہیں تو اس کے لئے ہم عیسائیوں کے کچھ کرتوت اور ان کی دعوتِ عیسائیت اور کمزور مسلمانوں کو ان کے اس دین سے برگشتہ کرنے کیلئے جو اللہ تعالے نے ان کے لئے پسند کیا ہے ان کی سازشوں اور ملمع سازیوں کو بیان کئے دیتے ہیں لیجئے سنیئے:

مشنری تعلیم گاہیں

اس سے ہماری مراد وہ تعلیم گاہیں ہیں جو عیسائیوں کی جماعتیں عیسائیت کی ترویج اور مسلمانوں کے ملکوں میں عیسائیت کی دعوت وتبلیغ کے نام سے قائم کرتی ہیں ، یہ تعلیم گاہیں بھی بہت خطرناک ہوتی ہیں ، اس لئے کہ ان کے بانی اگرچہ دین واسلام کی تعلیم کو بھی ایک مضمون بناتے ہیں۔ لیکن اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ان کی مکاریوں پر پردہ پڑا رہے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈالا اور گمراہ کیا جائے ۔ یہ لوگ دینِ اسلام کی تعلیمات میں بھی بڑی ہوشیاری اور مہارت سے دسیسہ کاری سے کام لیتے ہیں ، اور دینی عقائد ، قرآن کریم / رسالتِ محمدیہ اور اسلامی تعلیمات میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں ، اور جانتے بوجھتے اللہ تعالے پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ۔

عیسائیوں کی یہ جماعتیں جو اپنے آپ کو مبشرین کہتی ہیں ، یہ اپنی اغراض پوری کرنے کے لیئے دوسرے اور نہایت خطرناک سازش وسائل سے بھی کام لیتی ہیں ، جن کی ان کے قائدین واکابرین کی تصریحات شہادت دیتی ہیں ۔ اور خود ان کا اپنا اقرار ان کے خلاف نہایت قوی حجت ودلیل ہے ۔

* * * *

عیسائی مبلّغین کے سربراہ کا بیان

عیسائی مبلغین کی جماعتوں کا مشہور سربراہ پادری زویمر کہتا ہے : ہم مبلغین کی اصل جدوجہد اور مقصدِ اساسی یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کو دینِ اسلام سے خارج کر دیں ، اور اپنے مذاہب وافکار کا تابع اور اپنا ماتحت بنالیں، اپنے اس منصوبے میں ہم پورے طور سے کامیاب ہیں ، اس لئے کہ جو شخص ہماری تعلیم گاہوں سے پڑھ کر نکلتا ہے وہ واقعۃً اسلام سے خارج ہو جاتا ہے چاہے نام کا مسلمان باقی رہے ، اور وہ سمجھے یا نہ سمجھے ، ہمارا مددگار و معاون ہوتا ہے ، اور ہم اس کی طرف سے بالکل مطمئن ہو جاتے ہیں ، ہمیں اس سے کسی قسم کا خطرہ نہیں رہتا ہمیں اس سلسلہ میں بے مثال کامیابی حاصل ہوئی ہے

عیسائی مبلغین کی کانفرنس میں زویمر کا خطاب

زویمر نے عیسائیت کی تبلیغ سے متعلق عیسائی مبلغین کی کانفرنس میں ایک نہایت بنیادی خطاب کیا جو یہ ہے ! "اے بہادر بھائیو اور وہ ساتھیو جن کی قسمت میں اللہ جل شانہٗ نے عیسائیت کے سلسلے میں جہاد اور مسلمانوں کے ملکوں میں اسے غالب کرنے کا فریضہ لکھ دیا ہے اور پروردگار نے انہیں اپنی خصوصی توجہ اور عظیم توفیق سے سرفراز فرمایا ہے ، آپ حضرات نے اس فریضہ کو نہایت

عمدگی سے ادا کیا ہے جو آپ کے ذمہ لگایا گیا تھا، اور اس سلسلہ میں توفیق الٰہی پورے طور سے آپ لوگوں کے ساتھ شامل حال رہی ہے لیکن آپ حضرات کے اس عمدگی سے اپنا فریضہ ادا کرنے کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ میں سے بعض حضرات اس سے ہمارے بنیادی مقصد کو نہیں سمجھے، میں اس بارے آپ لوگوں کے ساتھ ہوں کہ جو مسلمان عیسائیت میں داخل کئے گئے ہیں، وہ حقیقی مسلمان نہیں تھے. بلکہ وہ بقول آپ کے تین قسم کے لوگوں میں سے ایک ہیں، یا تو وہ ایسے حقیر و کم تر ہیں جن کے اہل و عیال میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو انہیں اسلام کی حقیقت سمجھاتا، یا وہ لوگ ہیں جو دین کا مذاق اڑاتے ہیں، ان کا مقصد صرف طاقت و قوت حاصل کرنا ہے، ان پر فقر و فاقہ شدید ہو گیا اور معاش کا مسئلہ پریشان کن بن گیا ہو یا ایسے لوگ جو شخصی و ذاتی اغراض میں سے کسی غرض تک پہونچنا چاہتے ہیں، آپ لوگوں کو جن عیسائی ممالک نے مسلمان ممالک میں تبلیغ کیلئے بھیجا ہے، ان کا مقصد یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کیا جائے، اس لئے کہ یہ تو ان کے لئے موجب ہدایت اور ذریعۂ عزت و افتخار ہے، بلکہ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان اسلام سے خارج ہو جائیں تاکہ وہ ایک ایسی مخلوق بن جائیں جسکا اللہ سے کوئی تعلق نہ ہو اور ایسے اخلاق سے ان کا رابطہ منقطع ہو جائے جن پر قومیں اپنی زندگی میں اعتماد کرتی ہیں، اس طریقے سے آپ لوگ مسلمان ملکوں میں استعماری فتح کے ہراول دستے بنیں گے، اور یہ کام آپ لوگ گذشتہ سالوں میں نہایت عمدگی سے انجام دے چکے ہیں۔

یہ ایک ایسی چیز ہے جس پر میں بھی آپ لوگوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور

تمام عیسائی ممالک اور عیسائی حضرات بھی آپ لوگوں کو دلی مبارک باد پیش کریں گے پھر اس نے کہا:

" آپ لوگوں نے اپنے وسائل سے تمام عقول، اور اسلامی ممالک کو اس غرض کے لئے آمادہ کرلیا ہے کہ وہ اس راستے پر چل پڑیں جسے آپ لوگوں نے نہایت عمدگی سے تعمیر کیا ہے اور آپ لوگوں نے مسلمانوں کے ملکوں اور گھروں میں ایسی پود تیار کرلی ہے جو نہ خدا کو جانتی ہے نہ جاننا چاہتی ہے، اور آپ لوگوں نے مسلمان کو اسلام سے خارج کر دیا لیکن اسے عیسائیت میں داخل نہیں کیا، جس کی وجہ سے نئی مسلمان قوم بالکل ویسی ہی تیار ہوئی جیسی مسیحی استعمار کی تمنا تھی کہ اسے نہ عظیم کاموں سے دلچسپی ہے نہ ان کا اہتمام، وہ راحت پسند کاہل و سست ہیں۔ دنیا میں انکا مقصدِ حیات صرف خواہشات کی اتباع اور شہوات رانی ہے وہ اگر پڑھتے ہیں تو خواہشاتِ نفس کی تکمیل کے لئے، اگر مال و دولت جمع کرتے ہیں، تو خواہشات کی آبیاری کے لئے، اور اگر وہ کسی اعلیٰ مرتبہ کو پہونچ جائیں تو وہ شہوات رانی کے راستے میں ہر چیز کو قربان کر دیتے ہیں، آپ لوگوں کا فریضہ نہایت عمدگی اور مکمل طور سے پورا ہوگیا ہے اور آپ لوگوں نے بہت عمدہ نتائج حاصل کئے ہیں مسیحیت آپ کیلئے دعاگو ہے اور استعمار آپ سے راضی و خوش ہے۔ اس لئے آپ حضرات اپنا فریضہ پورا کرنے میں ہمہ تن لگے رہیں اس لئے کہ آپ لوگ اپنے مبارک جہاد کی وجہ سے ربِّ دو عالم کی برکات کا مرکز بن گئے ہیں۔"

* * *

یہ کتنا صاف صاف واضح بیان ہے اور ایسی تحریر ہے جس کی وضاحت

کی قطعاً ضرورت نہیں، اور یہ سوچے سمجھے منصوبے اور تیار کردہ وسائل، جمع کردہ اموال اور باہم ایک دوسرے کی مدد کرنے والی ایسی حکومتیں ہیں جو دینِ اسلام کے خلاف سازشوں کا جال پھیلانے، مسلمانوں کی تذلیل اور ان ممالک پر قبضہ کرنے میں ایک دوسرے کے دست و پا بنتی ہیں، اور فساد و شر پھیلانے کے لئے زیرِ زمین طرح طرح کے جال بچھاتی ہیں۔

ایک فرانسیسی عیسائی مبلغ کا بیان

ان کے سرکردہ رہنماؤں میں سے ایک اور رہنما کہتا ہے۔ ‹‹دینِ اسلام کا طاقت کے ذریعے مقابلہ کرنا اسے اور زیادہ پھیلانے کا ذریعہ بنتا ہے، اس لئے اس کی بیخ کنی کرنے کے لئے نہایت فعال مہلک اور تباہ کن طریقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے بچوں کو مشنری تعلیم گاہوں میں تربیت دی جائے اور بچپن ہی سے ان کے عقیدے خراب کرنے کے لئے شکوک و شبہات کے بیج ان میں اس طرح بو دئے جائیں کہ انہیں پتہ ہی نہ چل سکے۔

مجلۃ العالمین عدد ۱۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء

عیسائی مبلغ ٹیکلی کا بیان

ان کے ایک اور سربراہ کا قول ہے: ہمیں چاہئے کہ ہم تعلیم گاہوں کی ہمت افزائی کریں اور خصوصی طور سے مغربی تعلیم پر ابھاریں، اس لئے کہ مغربی تعلیم گاہوں کی کتابیں مقدس مشرقی کتاب پر اعتقاد بڑا مشکل معاملہ بنا دیتی ہیں اور واقعۃً بہت سے مسلمانوں کے اعتقاد خراب ہو گئے۔

مسلمان بچوں کی تربیت میں فرنگی تعلیم گاہوں کا اثر

ہم اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان جس معاشرہ و ماحول میں ایک زمانہ تک رہتا ہے، انسان کے اخلاق، احساسات، شعور، عادات اور معاملات پر اس کا بہت گہرا اور عمیق اثر پڑتا ہے، اسی لئے دینِ اسلام اور شریعت محمدیہ نے اچھے ساتھی کے انتخاب پر ابھارا، اور برے ساتھی اور گندے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع کیا ہے، اور ایسی عورت سے شادی کو ناپسند کیا ہے جو کسی سابقہ دینِ سماوی پر ایمان رکھتی ہو تاکہ اس کا عیسائی طرز رہن سہن، عادات و اخلاق اس کے شوہر اور اس

کی اولاد اور ان لوگوں پر نہ پڑیں جو اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور تصاویر و مورتیوں سے اس لئے روکا ہے تاکہ بت اور پوجا کئے جانے والے معبودانِ باطلہ یاد نہ آئیں۔ اور مسلمانوں کیلئے یہ ناپسند کیا کہ وہ ایسے گرجوں میں جائیں، جہاں غیر اللہ کی عبادت کے اثرات و نشانات ہوں۔

لہٰذا جب ایک مسلمان طالبعلم تعلیم گاہ اور اس کے باہر اپنے عیسائی ساتھیوں سے ملے گا۔ اور ان میں تعلقات مضبوط ہوں گے تو ان میں الفت پیدا ہوگی ارواح ایک دوسرے سے قریب ہوں گی اور افکار ایک دوسرے سے متأثر ہوں گی۔ اور تمام چیزوں پر ان کے اثرات پڑنا شروع ہو جائیں گے۔

اور اگر اسکے ساتھ اس میں طبعی طور سے اساتذہ سے متأثر ہونے کا مادہ بھی ہو اور اسلام کے برخلاف جو چیز بار بار کانوں میں پڑھ رہی ہے، اور آنکھوں کے سامنے آرہی ہے، اس سے متأثر ہونے کی وجہ سے معاملہ اور خراب اور صورتحال اور نازک ہو جائے گی۔

اعداءِ اسلام کے ساتھ والدین کا دوستی و تعلق رکھنا

مسلمانوں کا اپنے چھوٹے بچوں کو ان غیر مسلموں کی تعلیم گاہوں میں خوشی اپنی مرضی سے داخل کرنا اور ان کے اساتذہ و تعلیم پر اعتماد اور ان پر پورا بھروسہ کرنا، ان کو امانتدار سمجھنا، اور سالہا سال کے لئے اپنے بچے ان کے گود میں ڈالدینا

اور ان کی تربیت کے سلسلہ میں ان سے مدد لینا، وہ جس طرح چاہیں انکی تربیت کریں جو چاہیں سکھائیں، یہ سب ان کے ساتھ دوستی، مودت وتعلقات استوار کرنیکے قائم مقام ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے اعداء اسلام سے دوستی کرنے سے قرآن کریم کی بہت سی آیات کے ذریعہ روکا ہے۔"

① ارشاد ربانی ہے:

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا	اے ایمان والو یہود ونصاریٰ کو
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ	دوست مت بنانا، وہ ایک دوسرے کے
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ	دوست ہیں، اور تم میں جو کوئی ان سے
مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ	دوستی کریگا وہ انہی میں (شمار) ہوگا
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ»	بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا

المائدۃ - ۵۱

یعنی اے مومنو! یہود ونصاریٰ سے ایسی دلی دوستی نہ کرو جیسی جگری دوستوں سے کی جاتی ہے۔ اور ان سے مدد ونصرت کے طالب نہ بنو، اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کے دوست وہمدرد ہیں، اور وہ جو کچھ کرتے یا چھوڑتے ہیں، اسمیں سب ایک بات پر متفق ومتحد ہیں۔ اور اس بات کو بھی ذہن میں رکھئے کہ وہ سب متفقہ طور سے آپ کو نقصان وضرر پہنچانے اور سخت سے سخت تکلیف وسزا دینے کے خواہش مند ہیں، آپ کو کسی بھی راستے سے نقصان پہونچانے کے متمنی ہیں۔

اس لئے ان میں اور آپ میں دوستی و تعلقات کس طرح استوار ہو سکتے ہیں؟!! علامہ عبدالرحمن الثعالبی الجزائری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ "اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ کے ذریعہ مؤمنوں کو یہود و نصاریٰ کو دوست بنانے سے منع کیا، اور ان کے ساتھ اپنی نشست و برخاست، اور اخوت و نصرت سے روکا ہے، جو انہیں ان کے ساتھ خلط ملط کردے اور گھل مل جائیں۔ یاد رکھئے

- کہ جو شخص ان کے ساتھ زیادہ اٹھتا بیٹھتا ہے، تو وہ اللہ جل شانہٗ کے فرمانِ ذیل کے مطابق اللہ جل شانہٗ کی اس ناراضگی کا مستحق بنتا ہے۔ فرمایا!

"فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ" المائدۃ - ۵۱ وہ انہی میں شمار ہوگا -

اس سے بڑھ کر دوستی کیا ہوگی کہ ایک مسلمان اپنے جگر گوشے کو کئی کئی سال کے لئے ان کے حوالے کردے وہ اپنی مرضی کے مطابق جس طرح چاہیں اس کی تعلیم و تربیت کریں۔

② ارشادِ ربانی ہے:

"اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ

تمہارے دوست تو بس اللہ تعالےٰ
اور اسکا رسول اور ایمان والے ہیں۔ جو
نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے
رہتے ہیں، اس حال میں کہ وہ خشوع بھی
رکھتے ہیں، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور
اسکے رسول اور ایمان والوں سے
دوستی رکھے گا، سو بے شک اللہ

الْغٰلِبُوْنَ" ، مائدۃ ۔ ۵۵،۵۶ ہی کا گروہ غالب ہے۔

اعدا اسلام سے تعلقات استوار کرنے سے منع کر کے یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ مؤمن کو کس سے تعلقات رکھنا چاہئے، یعنی یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ رکھو۔ اس لئے کہ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، تمہارے قطعاً دوست نہیں ہیں، تمہارے دوست تو اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ہیں، اس لئے انہیں سے دوستی رکھنا چاہئے، ان کے علاوہ دوسروں سے اس طرح کے تعلقات قائم نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ دوستی مدد و نصرت اور معاونت کا نام ہے جو صرف اسی کے ساتھ ہونا چاہئے جو اس کا اہل ہو۔ اللہ جل شانہ اس لئے کہ وہی حقیقی معین، مددگار اور ناصر ہیں۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلئے کہ وہ اللہ جل شانہ کے پیغامات و احکامات پہونچانے والے اور حق کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے مدد و معاونت کرنے والے ہیں، مؤمن اس لئے کہ وہ دینی بھائی اور ایک دوسرے کے اوپر رحم کرنے والے ہیں، ان کے دل پاکیزہ اور اعمال نیک ہیں، اس لئے کہ انہوں نے اللہ جل شانہ اور انسانوں دونوں کے حقوق ادا کئے ہیں، وہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے حکم کیوجہ سے نصرت و معونت کے زیادہ حقدار ہیں۔

لیکن یہود و نصاریٰ تو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اس لئے ان سے اس بات کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مددگار و معاون بنیں۔ وہ تو دشمن اور سخت معاند قسم کے جھگڑالو ہیں، اس لئے ان سے دوستی کرنے میں نقصان کا سخت خطرہ اور گناہِ عظیم ہے۔

③ اس آیت کے بعد اللہ جل شانہ نے فرمایا :-

„ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا
دِیْنَکُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ
قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ “

اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے
پہلے (آسمانی) کتاب مل چکی ہے، اور وہ
ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی
کھیل بنا رکھا ہے، ان کو اور کافروں
کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے
رہو اگر تم ایمان والے ہو۔

المائدۃ ــ ۵۷

اس آیت میں ان یہود و نصاریٰ کی صفات میں سے ایک صفت کا تذکرہ ہے جن کی دوستی سے ہمیں منع کیا گیا ہے، اور وہ یہ کہ ان لوگوں کی عادت یہ ہے کہ یہ اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں، اس کی تحقیر و تذلیل اور اس میں طعن و تشنیع کرتے ہیں، حالانکہ وہ خود بھی اہل کتاب ہیں، ان کیلئے مناسب یہ تھا کہ وہ اس مذہب و دین کی تعظیم و تکریم کرتے، خود ان کی کتاب میں اس کی آمد کی بشارت دی گئی اور اس کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، اور یہی حال دوسرے تمام کافروں کا بھی ہے اس کے ذریعہ سے ان کی دوستی سے سخت نفرت دلائی گئی ہے۔ اور اسلام کیخلاف ان کی سخت عداوت اور اس کے مذاق اڑانے، طعن و تشنیع اور اس کے خلاف سازش کرنے کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔

④ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ
اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ
اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ
الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ
مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ
وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰٓئِکَ
حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ
اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ‘‘

رکھتے ہیں آپ انہیں نہ پائیں گے کہ وہ
ایسوں کو دوست رکھیں جو اللہ اور اس
کے پیغمبر کے مخالف ہیں، خواہ وہ لوگ
انکے باپ یا انکے بیٹے یا انکے کبنے والے
ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے
انکے دلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے
اور انہیں اپنے فیض سے قوت دی ہے
اور انہیں ایسے باغوں میں جا داخل کریگا
جسکے نیچے نہریں جاری ہونگی ان میں وہ
ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش ہوگا۔
اور وہ اللہ سے خوش ہونگے، یہ لوگ
اللہ کا گروہ ہیں، خوب سن لو کہ اللہ ہی
کے گروہ والے فلاح پانیوالے ہیں۔

المجادلۃ - ۲۲

یعنی آپ کسی بھی حالت میں کسی مؤمن قوم کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی اور تعلقات استوار کرتے ہوئے نہیں پائیں گے خواہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار اور عزیز کیوں نہ ہو اور جو لوگ باوجود ان کے ساتھ رشتہ داری اور قرابت کے ان سے دوستی کرنے اور تعلقات قائم کرنے سے باز رہے، وہ اس لئے کہ ان کا ایمان سچا ہے، ان میں یقین کی قوت

موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ دنیا وآخرت میں انہیں اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے جو اللہ تعالےٰ کی رضا وخوشنودی کی شکل میں ہوگا۔ اس لئے وہ اس عظیم جزاء پر خوش ہو گئے، یہی لوگ اللہ جل شانہ کی جماعت اور کامیاب انصار واعوان ہیں۔

⑤ ارشاد ربانی ہے:

„ وَلَا تَرْكَنُوٓا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ؕ

اور ان لوگوں کی طرف مت جھکو جو ظالم ہیں (اپنے حق میں) ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ چھو جائیگی اور (اس وقت) اللہ کے سوا تمہارا کوئی رفیق نہ ہوگا۔ پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائیگی۔

ہود - ۱۱۳

مشرکوں کی طرف میلان اور ایسے لوگوں کی طرف جھکنے سے منع کیا گیا۔ جنہوں نے ظلم کیا، اگر ان کی طرف جھکاؤ اختیار کیا تو عذاب ملے گا، اور اللہ تعالےٰ کے سوا تمہارا کوئی ایسا مددگار نہیں جس کے ذریعے تم اس عذاب سے بچ سکو۔ اس وقت اللہ جل شانہ کی طرف سے تمہاری مدد بھی نہیں کی جائیگی اس لئے کہ وہ تمہارے اس میلان اور جھکاؤ کیوجہ سے تمہیں عذاب دینے کا فیصلہ کرچکا ہے۔

" قاضی ابوبکر بن العربی احکام القرآن میں لکھتے ہیں: رکون کی حقیقت یہ ہے کہ ان پر اعتماد کیا جائے اور ان کا سہارا لیا جائے"۔

یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ مسلمان شخص کا اپنے بچے کو ان فرنگی مدارس میں داخل

کرنا ان کی طرف میلان جھکاؤ اور ان کے نگرانوں اور ذمہ داروں پر اعتماد کرنا ہے اور ساتھ ہی ان کی طرف جھکاؤ میلان اور قلبی محبت کی علامت بھی ہے۔

"يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ
دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ
خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ
قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا
تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ"
اٰل عمران ١١٨

اے ایمان والو اپنے سوا (کسی کو) گہرا دوست نہ بناؤ وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھتے، اور تمہارے دُکھ پہونچنے کی آرزو رکھتے ہیں، بعض تو ان کے مونہوں سے ظاہر ہو پڑتا ہے۔ اور جو کچھ انکے دل چھپائے ہوئے ہیں۔ وہ اور بھی بڑھ کر ہے، ہم تو تمہارے لئے نشانیاں کھول کر ظاہر کر چکے ہیں اگر تم عقل سے کام لینے والے ہو۔

علامہ قرطبی نے کہا ہے کہ بطانۃ الرجل سے مراد انسان کے وہ خصوصی متعلقین ہیں، جو اس کے اندرونی حالات کے واقف اور راز دان ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ انسان ان پر اعتماد و بھروسہ اور ان کی طرف میلان کی وجہ سے ان سے اپنے دل کے بھید اور راز کہہ دیتا ہے اللہ تعالٰے نے اس آیت کریمہ کے ذریعہ مؤمنوں کو اس سے روک دیا کہ وہ کافروں، یہودیوں، نصارٰی اور خواہش پرستوں کو اپنا جگری دوست و راز دان بنائیں ان سے مشورہ لیں اپنے امور ان کے حوالے کریں، اور وجہ ممانعت یہ بتلائی کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے ان کے ساتھ

مکر و دھوکہ بازی سے کام لینے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے، وہ ہمیشہ اسکے لئے کوشاں رہتے ہیں کہ تمہیں پریشانی لاحق ہو، ان کی باتوں سے ان کے بغض و حسد کا پتہ چلتا ہے، اور ان کے سینے میں جو حسد بھرا ہے وہ تو بہت ہی زیادہ ہے۔

مثل مشہور ہے کہ جو شخص تمہارے دین و مذہب پر نہ ہو اس سے دوستی نامناسب ہے اور جو تمہارا ہم جنس نہ ہو اس کے ساتھ مت اٹھو بیٹھو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ مبارک مروی ہے کہ انسان اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے اس لئے۔ تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک ذمی (غیر مسلم) کو کاتب مقرر کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سرزنش کی اور مندرجہ بالا آیت تلاوت کی، حضرت ابوموسیٰ اشعری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حساب کتاب لائے اور ان کو پیش کیا۔ انہیں اچھا لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خط آیا تو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کا کاتب کہاں ہے تاکہ لوگوں کو یہ خط پڑھ کر سنا دے انہوں نے عرض کیا: وہ مسجد میں نہیں آتا ہے، حضرت عمر نے پوچھا کیوں؛ کیا وہ جنابت (ناپاکی کی حالت) میں ہے؟ انہوں نے عرض کیا وہ عیسائی ہے، حضرت عمر نے انہیں سرزنش کی اور فرمایا: تم ان کو اپنا مقرب مت بناؤ۔ اس لئے کہ اللہ تعالے نے انہیں دھتکار دیا ہے، ان کا اکرام نہ کرو اسلئے کہ اللہ تعالے نے انہیں ذلیل کیا ہے، انہیں امین مت سمجھو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں خائن قرار دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب کو عامل (گورنر یا زکاۃ وغیرہ

وصول کرنے والا) مت بناؤ اس لئے کہ یہ سود کو حلال سمجھتے ہیں اور اپنے معاملات اور رعایا کے سلسلہ میں ایسے لوگوں سے مدد لو جو اللہ جل شانہٗ سے ڈرتے ہوں

آج کل تو حالات بالکل ہی بدل گئے ہیں، غیر مسلموں، عیسائیوں وغیرہ کو محرر و خزانچی بنایا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ جاہلوں اور ناسمجھوں کی نظر میں سردار بن گئے ہیں

رسالہ کے مؤلف شیخ حسن مشاط فرماتے ہیں: سات سو سال قبل امام قرطبی کے زمانے کی یہ حالت ہے تو بھلا آج ہم اپنے اس دور کے بارے میں کیا کہیں گے۔ جس میں گدھے گھوڑے سب برابر ہیں معاملہ بالکل ہی الٹا ہو گیا ہے دین کی کوئی حیثیت ہی نہیں، اللہ جل شانہٗ کے احکامات کی توہین ہوتی ہے، اگر آپ اسکی حقیقت جاننا چاہیں تو ذرا اس پر نظر ڈال لیجئے کہ ہمارے دشمنوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا، اور ہم لے ان کے ساتھ مساعدت و معاونت اور ان کو اپنے میں گھس بیٹھنے کا موقع فراہم کرکے ان سے دوستی و تعلقات استوار کرکے کیا کیا ہماری حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ان پر کلی اعتماد کرتے ہیں، ان کی تربیت ان کے ذمہ لگا دیتے ہیں، وہ ان کو اپنی تعلیم گاہوں میں جس طرح چاہیں تربیت دیں۔

* * * *

ان غیر مسلموں اور دین دشمنوں کے ساتھ دوستی کی حرمت پر دلالت کرنے والی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ نہایت واضح اور بے شمار ہیں۔ اور ہم پہلے یہ واضح کر چکے ہیں کہ ان سے دوستی و محبت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بچوں کو ان فرنگیوں کی تعلیم گاہوں میں بھیجنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ان پر پورا بھروسہ اور ان کے اساتذہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور ان کی

تربیت کے سلسلہ میں ان کی طرف رجوع اختیار کرتے ہیں، اسکے عظیم خطرناک نقصانات ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ کاش ایسے والدین عبرت ونصیحت حاصل کرلیں، اور یہ سمجھ لیں کہ وہ اس طرح سخت خطرے اور دھوکے میں ہیں، اور وہ اپنے بچوں کے سلسلہ میں جو تعدی وجنایت کر رہے ہیں، وہ ان بچوں کے دین، اخلاق اور اسلامی عادات اور مسلمانوں کی جماعت کے خلاف زیادتی اور جنایت ہے۔

* * * *

کھاتے پیتے گھرانے اور مالدار حضرات ان فرنگی تعلیم گاہوں سے خاص طور سے متأثر ہیں، وہ اپنے وطن کی اسلامی تعلیم گاہوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تعلیم گاہیں غریبوں کی اولاد کے لئے ہیں، اس لئے ہمیں بچوں کو غیر ممالک کی ان فرنگی تعلیم گاہوں میں بھیجنا چاہئے، اس سلسلہ میں یہ لوگ خوب روپیہ پیسہ برباد کرتے ہیں، یہ بچے مسلمانوں کے ملک سے مسلمان ہوتے ہوئے نکلتے ہیں اور جب وہاں سے واپس لوٹتے ہیں تو بد دین ہوتے ہیں، برائیوں سے خوب واقف اور اچھائیوں سے نابلد ہوتے ہیں، اخلاقی اقدار اور اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑاتے ہیں، اپنے ہم وطنوں سے اپنے آپ کو الگ تھلگ ایسا سمجھتے ہیں گویا یہ کوئی اور مخلوق ہیں اور وہ کوئی اور مخلوق ہے یہ نہایت خطرناک صورت حال ہے جس پر مختلف حادثات شاہد عدل ہیں اور ناقدین ان سے بخوبی واقف ہیں اس کی جانب صحیح مسلم کی وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جس میں آتا ہے کہ: فتنوں کو دلوں پر اس طرح پیش کیا جائیگا جس طرح تنکوں کو ایک ایک کر کے چٹائی کے بننے کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ لہذا جس دل میں وہ گھر کر گئے اس میں ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل ان کو ناپسند

کرتا ہے اس میں ایک سفید نقطہ لگا دیا جاتا ہے اور پھر دل دو قسموں میں بٹ جاتے ہیں، سفید جیسے کہ چٹان جب تک آسمان و زمین قائم ہیں کوئی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا، اور دوسرا سیاہ مٹیالے رنگ کا ہو جاتا ہے اس طرح جیسے پیالے کو الٹا کر دیا جائے وہ نہ کسی اچھائی کو پہچانتا ہے اور نہ کسی برائی پر نکیر کرتا ہے سوائے اس کے جو اس کے خواہشات کے موافق ہو (اسے لے لیتا ہے)

وہ سفید دل جن کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہونچا سکتا یہ وہ صاف ستھرے دل ہیں جن میں ایمان و معرفتِ خداوندی رچی بسی ہے اور اللہ جل شانہٗ نے ان میں ہدایت و نور ڈال دیا ہے، اس لئے وہ فتنوں کے مقامات سے دور ہیں، لیکن سیاہ دل وہ دل ہیں جن کو خواہشات نے اندھا کر دیا ہے، اور گمراہی انپر چھائی ہوئی ہے اور حق و ہدایت کا نور ان تک نہیں پہنچ سکا ہے۔

ان میں سے ایسے دل بھی ہیں جو فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہوئے تھے، باطل پرستوں نے ان میں خبیث فتنہ کا بیج بو دیا اور باطل باتوں، شبہات، شکوک، خواہشات اور شہوات کے ذریعے ان پر حملہ کرتے رہتے ہیں، چنانچہ اس کی وجہ سے اس میں گند ہی گند پیدا ہوتا ہے۔

یہ ان نوعمر لڑکوں کے دل ہیں جنہیں ان مکار اعداءِ اسلام بدباطنوں نے راہِ راست سے گمراہ اور حق سے دور کر دیا، جس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان بچوں کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دے دی گئی اِن کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا، اللہ ہدایت دے اور صحیح سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔

· · · · · · ·

اعدائے اسلام مسیحِ دجال کے ہراوّل دستے ہیں

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی "صحیح" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال نہ پہونچے، سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ان راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے اسے گھیرے بیٹھے ان کی حفاظت کر رہے ہیں پھر مدینہ منورہ میں تین جھٹکے آئیں گے۔ جسکی کی وجہ سے وہاں سے ہر کافر ومنافق نکل کر اس (دجال) کے پاس چلا جائے گا۔

دجال اخیر زمانے میں نکلے گا، اس کا نکلنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ وہ لوگوں کو گمراہ کرے گا، دین سے ہٹا کر ان کو فتنہ میں ڈالنا چاہے گا، اپنے اوپر ایمان لانے اور اللہ جل شانہ، کے ساتھ کفر کرنیکی دعوت دے گا، اللہ تعالٰی اس کو خارق العادۃ چیزیں ظاہر کرنے کی طاقت عطا فرمائیں گے جن سے وہ لوگوں کو بہکائیگا جو اسکی اطاعت کریگا وہ ہلاک ہوگا اور جو انکی بات نہیں مانے گا، وہ نجات پا جائیگا۔

اس حدیث سے دونوں مقدس شہروں "مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ دجال لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کے لئے وہاں جانے کا قصد کرے گا۔ لیکن وہ فرشتے جو ان کی حفاظت پر مامور ہیں وہ ان دونوں شہروں کے راستوں اور گھاٹیوں سے اسے ناکام ونامراد واپس لوٹا دیں گے۔

لیکن اس فضیلت کیوجہ سے ہمیں کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے، یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جو شخص بھی یہاں رہے گا وہ مقدس بن جائیگا اس لئے کہ مقدس سرزمین میں رہائش کیوجہ سے کوئی شخص مقدس نہیں بنتا بلکہ انسان اپنے اعمال صالحہ کیوجہ سے مقدس بنتا ہے اس لئے بعض حضرات نے کہا ہے: حسن علم وعمل سے ایسا ذخیرہ حاصل کرلو جو تمہاری نفس کو مقدس و پاکیزہ بنا دے اس لئے بخدا معاملہ بڑا نازک ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ" الذاریات۔ ٥٦	اور میں نے تو جنات اور انسان کو پیدا ہی اس غرض سے کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔
"وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ" الحجر۔ ٩٩	اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیئے یہاں تک کہ آپکو امر یقین پیش آئے

عارف باللہ شیخ ابو محمد عبداللہ بن أبی جمرہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں نفاق بہت بڑھ جائیگا، اور عالم میں بہت فساد پھیل جائیگا اور فتنوں کی کثرت ہوگی، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وہ لوگ جن کو قطعی طور پر دجال کے نکلنے کا یقین ہوگا اور وہ اس کی آمد اور فتنہ ہونے پر کلی ایمان رکھتے ہوں گے، وہ جب دجال کے قریب آنے کا سنیں گے تو کہیں گے چلو اس لعین جھوٹے سے مزے لیتے ہیں جب وہ لوگ اس ملعون کو دیکھیں گے تو اس کے پیروکار بن جائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ فتنوں سے دور رہنا چاہیئے اور ان کے قریب نہیں جانا چاہیئے۔ جتنا ہوسکے ان سے کنارہ کشی کی جائے تاکہ اس کا کوئی اثر نہ پڑے اس لئے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی سے مزے

لینے نکلے کہ ابتلاریں گرفتار ہو گئے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی نشانی کو کھیل کود سمجھا، اگر وہ واقعۃً اس کی تصدیق کرتے تو تفریح کیلئے نہ نکلتے اس لئے کہ دجال کا نکلنا قیامت کی عظیم نشانیوں میں سے ہے، ان حضرات کا اس کو کھیل کود سمجھنا ہی فتنہ وآزمائش ہے، اس سے ایک فقہی مسئلہ نکلا کہ آیاتِ الٰہیہ میں سے کسی کا مذاق اڑانا ضعفِ ایمان کی علامت ہے۔ اور ایسے شخص کے دین خراب ہونے کا ڈر ہے

اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے :

„ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا
تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ"

التوبۃ ۶۵و۶۶

آپ کہہ دیجئے کہ اچھا تو تم استہزا کر رہے تھے اللہ اور اس کی آیتوں اور اسکے رسول کے ساتھ (اب) بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے اظہار ایمان کے بعد۔

اس میں اس بات پر بھی تنبیہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے معاملات پر نظر رکھنا چاہئے اس لئے کہ ہر زمانے میں کچھ نہ کچھ دجال موجود ~~رہے~~ ہوتے ہیں، لہذا اپنی فکر رکھے ادھر ادھر مزے لیتا نہ پھرے کہیں ایسا نہ ہو کہ پتہ بھی نہ چلے اور انسان کسی دجال کا متبع بن جائے، وہ یہ سمجھتا رہے کہ وہ دجال سے محفوظ ہے، حالانکہ وہ اس کا پیروکار ہو یا خود ہی دجال بن گیا ہو اس کا صحیح علم اس وقت ہوگا جب انسان اپنے اوپر کتاب اللہ اور سنت نبویہ کو اس طریقے کے مطابق نافذ کرے جسطرح سلفِ صالحین رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔ یا پھر وہ ان لوگوں میں سے بن جائے گا جنہیں ڈھیل دی گئی ہے اور اسے اس کا پتہ ہی نہ چل سکے، اور پھر وہ

درج ذیل آیت کریمہ کے تحت داخل ہو جائے۔

سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۔الاعراف ۱۸۲۔

انہیں ہم رفتہ رفتہ لئے جا رہے ہیں اس طرح کہ انہیں خبر ہی نہیں ہوتی۔

اسی جانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان مبارک میں اشارہ کیا ہے: حساب وکتاب ہونے سے قبل اپنا محاسبہ کیا کرو، ادب اور خوف کو لازم پکڑو اس لئے کہ بخدا معاملہ بڑا عظیم ہے، ہم ایک ایسے زمانے میں ہیں جس میں خیر کے معالم ونشانات متغیر اور راستے بہت سے ہو گئے ہیں اور اس پر چلنے والے اور اس کی طرف بلانے والے کم ہو گئے ہیں، اللہ تعالے اپنے لطف و رحمت سے اس صورتِ حال کا تدارک فرمائے۔

شیخ کے قول: ہر زمانے میں دجال ہوں گے، اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں آتا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک ستّر دجال نہ نکل آئیں، ایک روایت میں ہے جن میں سب سے اخیر میں کانا دجال آئیگا جس کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی انگور کی مانند ابھری ہوگی[1]

ستّر کے عدد سے اس عدد کی مخصوص اتنی تعداد مراد نہیں ہے بلکہ اس سے کثرت مراد ہے، چنانچہ اس زمانے میں دجالِ اکبر کے ہراول دستے بہت سے دجال موجود ہیں، جو دجالِ اکبر کے لئے راستہ ہموار اور ٹھیک کر رہے ہیں، تاکہ جب وہ نکلے تو اسے صاف ستھرا ہموار راستہ تیار ملے، یہ قیامت کی ان

---

[1] رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما۔

نشانیوں میں سے ہے جس کی اطلاع صادق و مصدوق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے دی ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو
اس پر ابھارا تاکہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور آخرت کی تیاری کرلیں۔

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب
تک ایسے جھوٹے دجالوں کو نہ بھیجا جائے جو تم سے ایسی باتیں کریں جنہیں نہ تم نے
سنا ہوگا نہ تمہارے آباؤاجداد نے، ان سے خبردار رہنا ایسا نہ ہو کہ تمہیں فتنہ
میں ڈال دیں اور گمراہ کریں، امت کے خیرخواہ ہمدرد اور مشفق رحیم نبی کریم علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اخیر زمانے میں ایسی قومیں نکلیں گی جن کی عمریں کم اور
ہیں عقلیں کمزور ہوں گی وہ خیر البریہ (یعنی میری) باتیں کریں گے۔ دین سے ایسے
نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے، اس کے علاوہ دوسری اور وہ
احادیث جو اخیر زمانے کے فتنوں اور قیامت کی علامات پر مشتمل ہیں اور ان سے
دور رہنے اور بچنے کا حکم دینے والی ہیں۔

ان احادیث سے امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ شفقت
کا اندازہ ہوتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر زمانے والوں
کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں، انہیں نصیحت کر رہے ہیں، بشارت دے رہے ہیں،
ڈرا رہے ہیں، اللہ تعالےٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب اور تمام امت کی طرف
سے جزاءِ خیر عطا فرمائے۔

کتبِ احادیث ان احادیث سے پر ہیں۔ جو انہیں پڑھتا ہے بڑے تعجب
میں پڑ جاتا ہے اور اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اس زمانے

یں بہت سی ان باتوں اور فتنوں کا مشاہدہ کرتا ہے جن کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کے ذریعے دی گئی تھی ۔

ہمارے بزرگ شیخ عبداللہ بن ابی جمرۃ رحمہ اللہ نے ساتویں صدی میں خیر کے انداز کے بدلنے اور اس کے راستے گنجلک اور متفرق ہونے کی شکایت کی تھی، اگر وہ آج کے یہ حالات دیکھ لیتے اور وہ اس چودھویں صدی کے اخیر زمانے میں ہوتے جس میں خیر کے جھنڈے سرنگوں ہو گئے، اور معاملہ بالکل برعکس ہو گیا۔ حالات ہی دگرگوں ہو گئے اور چیزوں کے نام ہی بدل گئے اور دین پر عمل کرنے کو جمود قرار دیا جانے لگا، دین سے خروج کو ترقی و تہذیب اور جدت پسندی کا نام دیا جانے لگا، اور اچھائی برائی بن گئی اور برائی اچھائی شمار ہونے لگی، اور لوگوں کی اکثریت دین سے اس درجہ ناآشنا ہو گئی کہ اس کی تصدیق کرنا مشکل ہو گیا دین کے بہت سے ضروری امور کا انہوں نے انکار کیا اور اس علم کے سیکھنے سے دور ہٹ گئے، جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں ملا تھا جو ان کی ابدی سعادت کا ذریعہ تھا، اور انہوں نے ہر چیز میں اپنا رخ مغرب اور اسکی مزعومہ ترقی و تمدن کی طرف پھیر لیا، جس میں ایسی بے شمار چیزیں موجود ہیں جو اسلام کے منافی ہیں، وہ اگر آج کی حالتِ زار دیکھتے تو کیا فرماتے:

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ گذری ہوئی احادیث کے مطابق بہت سے اہل مغرب دجال کے ہراول دستہ ہیں، اور ان میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو اپنے آپ کو مصلح و مبلغ کہتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

" أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ   سن رکھو حقیقۃً یہی لوگ فسادی ہیں اور

وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ - البقرة - ١٢ یہ اس کا بھی احساس نہیں رکھتے۔

ان کے سینوں میں قرآن اور مسلمانوں کے خلاف بغض وحسد بھرا ہوا ہے، اور یہ دینِ اسلام میں طعن وتشنیع اور شکوک وشبہات پیدا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، یہ لوگ اپنے گرجوں، کنیسوں، تعلیم گاہوں، کتابوں، تقاریر و خطابات اور گفتگو میں فتنہ کے بیج بوتے ہیں اور اس سلسلے میں کبھی سست نہیں پڑتے

اس لئے ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ ہم اپنے دین کے بارے میں باغیرت بنیں، انسے بچیں، انکے فتنوں سے کنارہ کش رہیں تاکہ ان کے جال اور دام میں گرفتار نہ ہوں اور اس کا وبال ہم پر نہ پڑے، ان کی مرافقت و دوستی سے بچیں، اپنے بچوں کو ان کی تعلیم گاہوں میں تعلیم دلانے سے بچیں، اور اپنی اولاد کو ان کی دینی و مذہبی کتابوں، ان کے خطابات و تقاریر اور معاشرے سے بچائیں۔

* * * *

اے والدین! اے سرپرستو! اپنے بچوں اور جگر گوشوں کے بارے میں اللہ تعالےٰ کا خوف کرو، ہم ان کے سلسلہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتے ہیں، ان کی دیکھ بھال تربیت اور کفر والحاد کے مراکز سے بچانے کے سلسلہ میں ہم آپکو محتاط رویّہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں، یاد رکھئے: کفر والحاد کے گڑھ میں بچوں کا بھیجنا بڑا گناہ ہے جس کا انجام دوزخ کی آگ اور اللہ جل شانہٗ کی ناراضگی مول لینا ہے۔

اے سرپرستو: خوابِ غفلت سے بیدار ہو، اور اپنے رب ذوالجلال کی طرف رجوع اختیار کرو ان لوگوں کی طرف مت جھکو، جنہوں نے ظلم کیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی آگ میں جلنا پڑے اور یہ بات یاد رکھو کہ تم نے اگر اپنے بچوں کو ان کی

تعلیم گاہوں میں داخل ہونے کی اجازت دی تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ تم نے انہیں گرجہ گھروں میں جانے اور کافرانہ رسم و رواج میں شرکت اور دین اسلام پر طعن و تشنیع سننے اور ہر اس چیز کے مشاہدے کی اجازت دے دی، جس سے شریعتِ مطہرہ نے روکا ہے اور وہ انسانی شرافت و کرامت کے خلاف ہے۔

یاد رکھیے: دین و اخلاق کی حفاظت ہی میں خیر و سعادت مضمر ہے، اور آپ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ فرنگی تعلیم گاہوں میں پڑھنے کی وجہ سے عزت و جاہ اور مال و دولت ملے گی۔ دین اور اخلاقِ فاضلہ کی حفاظت و سلامتی کے مقابلہ میں یہ بے وزن بات ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

"زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ
وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الْمَاٰبِ، قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ
بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

لوگوں کیلئے خوشنما کر دی گئی ہے
مرغوبات کی محبت (خواہ) عورتوں سے
ہو بیٹوں سے، یا ڈھیر لگے ہوئے سونے
اور چاندی سے، یا نشان پڑے ہوئے
گھوڑوں سے، یا مویشیوں سے
یا زراعت سے یہ (سب) دنیوی
زندگی کے سامان ہیں، اور حسنِ انجام
تو اللہ ہی کے پاس ہے، آپ کہیے کیا
میں تمہیں اس چیز کی خبر دوں جو ان (چیزوں)
سے (کہیں) بہتر ہے، جو لوگ ڈرتے
رہتے ہیں انکے لئے انکے پروردگار کے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا
وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ
بِالْعِبَادِ ،
اٰل عمران - ۱۴ ، ۱۵

پاس باغ ہیں کہ انکے نیچے نہریں پڑی
بہہ رہی ہیں جوان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
اور صاف ستھری کی ہوئی بیویاں ہوں گی
اور اللہ کی خوشنودی ہوگی، اور اللہ
اپنے بندوں کا خوب دیکھنے والا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمانِ مبارک میں بالکل سچ فرمایا ہے: قریب ہے کہ قومیں ہر طرف سے تم پر اسطرح چڑھائی کریں جس طرح کھانے والے کھانے کے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس لئے ہوگا کہ اس روز ہم کم تعداد میں ہوں گے! فرمایا: تم اس دن بہت بڑی تعداد میں ہو گے لیکن تم ایسے ہوگے جیسے سیلاب کا جھاگ (یعنی بے وزن اور ذلیل وحقیر ہوگے) تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دی جائے گی، اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا کر دیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہن کیا چیز ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: خوشخبری لو اور ایسی چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کردے گی، بخدا مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں ہے۔ بلکہ مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ دنیا تم پر اس طرح پھیلا دی جائے جس طرح تم سے پہلے والوں پر پھیلا دی گئی اور تم اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور وہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے، جس طرح اس نے تم سے پہلے

والوں کو ہلاک کیا تھا۔

دل چاہتا ہے کہ میں اس مضمون کو والدین پر عائد ہونے والے بچوں کے بعض حقوق کے تذکرے پر ختم کروں تاکہ یہ بہترین خاتمہ بنے، اللہ تعالیٰ ہمارا، ہمارے دوستوں، اولاد سب کا خاتمہ اس طرح بہترین کرے جس طرح اپنے اولیاء کا کیا تھا) تاکہ عقل مندوں کے لئے عبرت اور نصیحت اور یاد دہانی کا ذریعہ ہو۔

والدین پر بچوں کے حقوق

والدِ محترم! پہلے ہم بتلا چکے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اولاد دیکر آپ پر بڑا انعام کیا ہے، اور آپ کو ان بچوں کا نگہبان بنایا ہے تاکہ آپ انکے دینی ودنیوی مصالح کو عمدگی سے ادا کریں اور ان کی بہترین اسلامی تربیت کریں اور انہیں صحیح علم سکھائیں، اسلئے کہ اولاد آپ کے پاس اللہ تعالےٰ کی ایک امانت ہے، قیامت کے روز آپ سے اس کے بارے باز پرس ہوگی، حدیث میں آتا ہے: سن لو! تم میں سے ہر شخص نگہبان ونگران ہے اور اس سے اسکی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

اس لئے جب آپ کا بچہ سمجھنے کے قابل ہو جائے تو آپکو سب سے پہلے اسے قرآنِ کریم کی تعلیم دینا چاہئے، پھر جب اسکے دل میں یہ خیرِ عظیم داخل ہو جائے یا وہ اس کا بڑا حصہ پڑھ سیکھ لے تو آپ اسے وہ دینی عقائد سکھائیں جن کا

تعلق اس کے خالق و مالک سے ہے۔ جو ہر اس شخص کو آنا چاہییں جو مکلف ہے۔ اسلام کے معنی، ایمان کیا ہے؟ احسان و اخلاق کیا ہے؟ اللہ تعالے کے لئے کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ اللہ تعالے پر کس چیز کا اطلاق کر سکتے ہیں؟ کسکا اطلاق کرنا منع ہے؟ رسولوں کے سلسلہ میں کیا اعتقاد واجب ہے؟ کیا جائز اور کیا ممنوع ہے؟ یہ معلومات خواہ اجمالی ہوں، لیکن اس کے علم میں ضرور ہونا چاہییں اُسے اسلام کے پانچوں ارکان کی تعلیم دیجئے، اس تعلیم کے نتیجے میں بندہ اپنے اس رب کو پہچانے گا جس نے اسے پیدا کیا، اس پر انعامات کرکے ہر موقعہ پر اس کی مدد کی، آپ یہ معلومات خواہ اسے خود اپنے طور سے سکھائیں، اگر آپ میں اس کی اہلیت ہے۔ یا اسے کسی دینی مدرسہ میں (جو ہر جگہ بحمد اللہ بکثرت موجود ہیں) داخل کرکے یہ معلومات اس کے ذہن نشین کرائیں۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ بچہ جب بالغ ہونے کی عمر کو پہونچے گا تو دینِ حنیف کی تعلیمات اسکے دل میں گھر کر چکی ہوں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے پڑھنے کی برکت سے انجام کار میں اس میں خوب برکت حاصل ہوگی۔ بچہ بڑا ہوکر وہی کام کرتا ہے۔ جسکا وہ بچپن ہی سے عادی ہو گیا ہو۔ جو شخص جس چیز پر عمل کرتے کرتے جوان ہو گیا ہے، اسی پر بوڑھا بھی ہوتا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے

والطفل یحفظ ما یلقی علیه وَلاَ   ینساہ اِذ قلبه کالجوهر الصافی
بچہ ہر اس چیز کو محفوظ کر لیتا ہی جو اسے بتائی جائے اور پھر اسی کبھی بھولتا نہیں اسلئے کہ اسکے دل صاف ستھرے ہیرے کیطرح ہوتا ہے

فانقش علی قلبه ما شئت من خبر   فسوف یأتی به من حفظه وافی
اس کے دل میں جو چیز چاہو لکھ دو   وہ اسے پورا کا پورا یاد کرکے سنا دے گا

اللہ آپ کو خوش رکھے، اپنے بیٹے کو علم اور خیر کی مجالس میں حاضر ہونے کا عادی

بنائیے تاکہ وہ بچپن ہی سے اللہ تعالٰے کی اطاعت کا عادی بنے، اور اس کے دل میں دین وخیر کی محبت پیدا ہو، اور اسے اسلامی شعائر وادب اور دینی تعلیمات کا عادی بنائیے تاکہ اس کی وجہ سے اس میں کفر، فسق اور کافروں وفاسقوں کی مشابہت اختیار کرنے سے بغض پیدا ہو، اور اس کو سلفِ صالحین کی عزت ومجد یاد کرائیے اور یہ بتلائیے کہ امت اسلامیہ نے ان چیزوں میں سے کس کس چیز کو آج کھو دیا ہے، اور اعدائِ اسلام اپنے سینوں میں مسلمانوں کے خلاف کیا کچھ کینہ اور بغض وحسد رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے وہ کیا کیا تدابیر اور سازشیں اور معنوی حملے اور مادی وفکری جنگ جاری رکھتے ہیں، ان کی خواہش یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے نام ونشان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے:

"يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا	یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو
نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ	اپنے منہ سے بجھا دیں، حالانکہ اللہ اپنے
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ	نور کو کمال تک پہونچا کر رہیگا گو کافروں
الْكَافِرُونَ۔ الصف۔ ۸	کو (کیسا ہی) گراں گذرے۔

لیجیے وہ خطاب بھی سن لیجیے جو امامِ ربانی شیخ ابو عبداللہ بن ابی زید قیروانی "باکورۃ السعد" نامی اپنے کتابچہ میں لکھتے ہیں: "جان لیجیے کہ سب سے بہتر دل وہ ہے جو خیر کو سب سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو، اور جس قلب کے لئے خیر کی زیادہ امید ہے وہ وہ دل ہے جس میں شر کا گذر نہ ہوا ہو، ناصحین نے جس کا سب سے زیادہ اہتمام کیا ہے، اور رغبت دلانے والوں نے جس کے اجر وثواب کی امید دلائی ہے وہ یہ ہے کہ مؤمنوں اور مسلمانوں کے بچوں کے دلوں میں

خیر پہونچائی جائے تاکہ وہ ان کے دلوں میں راسخ ہو جائے، اور انہیں دین کے بنیادی امور اور شریعت کے حدودِ اربعہ سمجھائیں جائیں تاکہ وہ اس کی مشق کریں، اور دین کے سلسلہ میں انہیں جو عقیدہ رکھنا چاہیئے اور اعضاء سے جو عمل کرنا چاہیئے اس میں پورے اتریں۔ روایت میں آتا ہے کہ بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینا، اللہ جل شانہٗ کے غضب کو بجھاتا ہے، اور بچپن میں کسی چیز کا سکھانا ایسا ہے جیسے پتھر پر لکیر۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اگر بچے کی اس طرز پر تربیت ہو اور وہ اس طرح نشو ونما پائے تو اس کے دل میں دینی عقائد راسخ ہو جائیں گے اور اس کی روح میں کرامت واستقامت جاگزیں ہوگی اور اسے یہ معلوم ہوگا کہ اس پر دین کے کیا فرائض عائد ہوتے ہیں تاکہ وہ انہیں ادا کرے، کیا چیزیں منع ہیں تاکہ ان سے باز رہے، اس کے بعد اگر آپ کا بچہ مزید دینی علوم حاصل کرنا چاہے تو اس کو ایسے مواقع فراہم کریں جن میں وہ پھلے پھولے، خوب محنت اور جدوجہد سے تعلیم حاصل کرے تاکہ وہ ان بڑے علماء کرام میں سے بن سکے جو دینِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرتے ہیں، اور وہ امت اسلامیہ میں ایسا سورج بن جائے جو کبھی نہ ڈوبے، اس نے اللہ جل شانہٗ کے فضل اور علومِ نبوت کی میراث سے جو کچھ حاصل کیا اس کی بدولت امت محمدیہ اس سے فیض یاب ہوتی رہے۔

ہم نے جس طرح بیان کیا ہے اس کے مطابق اگر اس نے اتنا واجبی علم حاصل کر لیا جتنا حاصل کرنا ضروری ہے پھر اس کے بعد اگر اس کا رجحان تعلیم کی طرف نہ ہو تو ایسی صورت میں اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ اسکی طرف دوسرے رخ سے توجہ کریں۔ اور اس کے مناسب جو جائز صنعت وحرفت یا پیشہ ہو وہ سکھائیں

یا اس کے علاوہ کاروبار و تجارت کے بے شمار راستوں میں سے کوئی راستہ اس کے لئے ہموار کریں۔ جو اس کے لئے فائدہ بخش اور مثمر اور امت کے لئے خیر کثیر کا ذریعہ ہو، اور دینِ اسلام کے خلاف نہ ہو، اس لئے کہ ہمارا دین نہایت صاف ستھرا اور آسان دین ہے وہ اسی کا مطالبہ کرتا ہے، دینِ اسلام نے پیشوں اور صنعتوں وغیرہ کی کمائی کے راستوں اور ذرائع کو امت کے لئے فرضِ کفایہ قرار دیا ہے، اگر تمام امت اسے چھوڑ دے گی تو سب گناہگار ہوں گے، اس لئے کہ بعض لوگ عالم، واعظ یا پیر بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بعض اس کے علاوہ اور چیزوں کے لئے، اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں نہایت عادلانہ انداز سے ان کی فطری صلاحیت، خلقت اور استعداد کے مطابق الگ الگ صلاحیت تقسیم کر رکھی ہے۔

جو حضرات یہ کتابچہ پڑھیں ان سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ اسے خوب غور سے پڑھیں اور صحیح معنوں میں سوچیں اور عصرِ حاضر کی چمک دمک اور ملمع سازی کو ایک طرف رکھ دیں، اور ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اسے اس دینِ متین کی ترازو میں تولیں جو تمام شریعتوں کے لئے خاتمہ ہے جس میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی گنجائش نہیں بلکہ وہ اللہ جل شانہٗ کا بنایا ہوا محکم دین ہے جس میں ہر جگہ و ہر زمانے کے ساتھ چلنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے، اور یہ یاد رکھئے کہ اس امت کے آخری دور والوں کی اصلاح اسی سے ہوگی جس سے پہلے دور والوں کی اصلاح ہوئی۔

"وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَّاءً غَدَقًا"	اور اگر یہ لوگ راستہ پر قائم ہو جاتے تو ہم انہیں فراغت کے پانی سے سیراب کرتے۔
الجن - ١٦	

ساتھ ہی مجھے قارئین سے یہ امید ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے بنیں گے جو بات سنکر اس میں سے بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں، اور میں اللہ عزوجل سے یہ دعا کرتا ہوں کہ ہمارے قلوب کے فساد کو دور کردے، ہمارے اور تمام مسلمانوں کے حالات درست فرمائے، اور ہمیں اپنی مرضیات کی توفیق دے، اور اپنے اس دین کا محافظ بنائے جسکے ذریعہ ہم فخر کرتے ہیں۔ اسی کے ذریعہ حملہ کرتے ہیں، اسی کے ذریعہ عزت وغلبہ حاصل کرتے ہیں، جو ہمارے لئے ہر دینی، دنیوی اور اخروی سعادت کا ضامن ہے اور یہ کہ ہمیں دینِ مبین کیطرف سے مدافعت اور دعوتِ دین کی توفیق دے، اے اللہ آپ سے جو توقعات ہم نے وابستہ کی ہیں وہ پوری فرما دیجئے، وَصَلِّ وَسَلِّمْ وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه كما أمرت أن يصلى عليه وعلى المرسلين والنبيين والهداة التابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين والحمد لله رب العالمين۔

مسجد نبوی میں منبر اور روضہ کے درمیان ریاض الجنۃ میں یہ کتابچہ ہفتہ کی شب ۱۴-۶-۱۳۸۵ھ کو مکمل ہوا

فرغت من ترجمته ليلة الثلاثاء ساعة عشر وربع

٢٢/٦/١٤٠٩ھ ، ٣٠/١/١٩٨٩م

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار کی چند اہم تصانیف وتراجم

غیرت مند مومن باپ کے نام	(اردو ترجمہ)	مسلمان باپ کی ذمہ داریاں، دشمنانِ اسلام ہمیں کن راستوں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں؟ اور ان کا سدباب کیا ہے	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۶۰
اصلاحِ معاشرہ اور اسلام	(اردو ترجمہ)	قرآن کریم واحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اصل مسلم معاشرے کے قائم کرنے کی رہنما	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات
راہِ ہدایت وعمل	(اردو ترجمہ)	دین و دنیا میں کام دینے والی باتیں	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۷۲
مقدس باتیں	(اردو ترجمہ)	صحاحِ ستہ اور موطا مالک میں موجود احادیثِ قدسیہ کا اردو ترجمہ	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات
رسولِ اکرمؐ کی پچپن وصیتیں	(اردو ترجمہ)	دنیا و آخرت کی کامیابیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات
نصیحتیں اور وصیتیں	(اردو ترجمہ)	دین و دنیا کی بھلائی کی ضامن	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۸
جہاد	(اردو)	مسلمانوں کے مقدس فریضہ جہاد سے متعلق احادیث مبارکہ کا مجموعہ	سائز ۲۳×۳۶/۱۶ صفحات
اسلامی آدابِ معاشرت	(اردو) (۲ حصے)	اسلامی آدابِ معاشرت کے زریں اصول	سائز ۲۳×۳۶/۱۶ صفحات
تعلیم الاسلام	(چار حصے) عربی ترجمہ	حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ کی بے مثال کتاب کا عربی ترجمہ	سائز ۲۳×۳۶/۱۶ صفحات ۲۱۶
مناجات سید احمد العلاوی	(اردو ترجمہ)	تہ دل سے نکلی ہوئی شاندار دعاؤں کا مجموعہ	سائز ۲۰×۳۰/۳۲ صفحات ۹۶
شادی میں کاوٹیں اور اسلام کی روشنی میں ان کا حل	(اردو ترجمہ)	معاشرے میں رائج وہ خرابیاں جن کی وجہ سے شادی تعطل کا شکار ہو جاتی ہے اور خاندانوں میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں معاشرہ بے راہ روی اور حرام کاری کی طرف مائل ہو جاتا ہے ان رکاوٹوں کو اسلام نے کس طرح دور کیا!	سائز ۲۳×۳۶/۱۶ صفحات

ناشر: دارالتصنیف جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵